

کاشف گیلانی

حمد

کیا اس کی میں توصیف لکھوں اپنے قلم سے
گھبرا کے اسی کو بے سدا میں نے پکارا
اس نے ہی سکوں بننا مرے قلب حزیں کو
پہلے سے فزوں رحمتِ یزداں کا یقین ہے
ایمان تو ہے خاص عنایت مرے رب کی
اللہ نے بننا ہے جسے عزمِ مصمم

یہ سانس بھی آتی ہے مجھے جس کے کرم ہے
اس نے ہی نکالا ہے مجھے گردشِ غم ہے
دیکھا جو کبھی سوئے فلک دیدہ نم نے
جس روز سے میں لوٹ کے آیا ہوں حرم سے
ملتا نہیں بازار میں یہ دام و درم سے
گھراتا ہے گھبراتا نہیں شورشِ غم سے

کاشف کبھی ابلیس کے کہنے میں نہ آنا
اس نے ہی تو انساں کو نکالا تھا ارم سے

پروفیسر محمد اکرام تائب (عارف والا)

نعت

یوں مری اوقات سے بڑھ کر خدا سے مل گیا
وادیِ فردوس میں بھی جو نہ ملتا تھا مجھے
اجنبی رستے بھی بنتے جا رہے ہیں رد نما
آسمان پر قدسیوں کے وہ مقدر میں کبھی
اک نفس سے ہو گئے گل، سب چراغِ کفر و شرک
جاں تو دے سکتے ہیں پہا بل سے دب سکتے نہیں

جو نہ ملتا تھا مجھے، ان کی دعا سے مل گیا
وہ سکونِ قلبِ شہرِ مصطفیٰ سے مل گیا
ان کے کوچے کا پتا ہادیٰ صبا سے مل گیا
آفتابِ رشد جو غارِ حرا سے مل گیا
زندگی کو رخ نیا کوہِ صفا سے مل گیا
روشنی کا یہ اشارا کربلا سے مل گیا

جا سکا قدسی نہ تائب دیکھا، سدرہ سے پرے
بم بشر کہتے ہیں جس کو وہ خدا سے مل گیا